



سر جانی ٹاؤن میں غیر قانونی تعمیرات کا سیلا ب

ڈاکٹر آصف رضوی، ڈپٹی ڈاکٹر یکٹر عارف زاہدی اور الیس بی آئی ماجد مگسی سرپرست اعلیٰ



64 کرشل پلاؤں پر ہونے والی غیر قانونی تعمیرات کے خلاف تعمیراتی قوانین کے مہرائیڈ و کیٹ ندیم احمد جمال نے اینٹی کرپشن میں درخواست جمع کرادی

اینٹی کرپشن کی جانب سے کارروائی نہ کرنے کی صورت میں اینٹی کرپشن کو رٹ جانے کا اعلان



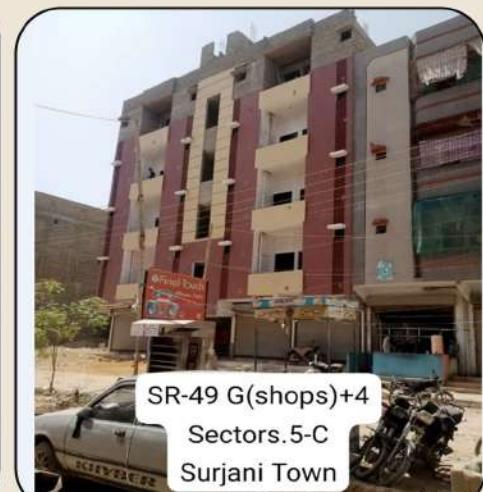
SR-35 Ground
Sectors.5-C
Surjani Town

بذریز، مافیاز اور الیس بی سی رہا ہے، جس پر جسٹ ندیم اختر نے کہا کہ آپ کو معلوم عدالت میں کیا بول رہے ہیں؟ بذریز اے کا گھٹ جوڑ ہے، غیر قانونی تعمیرات کے دوران سندھ کے کرپٹ تین ستم کی گوجنے نے سندھ ہائی کورٹ کو بھی بلا وکیل نے کہا کہ سندھ جو ستم چل رہا ہے وہ بتارہا کر رکھ دیا، بذریز کے وکیل کی جانب سے الیس بی سی ہے کہ غیر قانونی تعمیرات کے دوران پیسہ اے کے ستم کے بارے میں عدالت کو بتایا گیا، مانگا جاتا ہے، جس پر سندھ ہائی کورٹ نے الیس بی سی اے اس فرمان اور وکلا پر برہم ہوتے ہوئے جب تعمیرات جاری تھی تو الیس بی سی اے کے بندوں نے غیر قانونی تعمیرات روکنے کے بجائے ریمارکس دیئے کہ الیس بی سی اے صوبے کا کرپٹ تین ادارہ بن گیا ہے، جسٹ ندیم اختر نے کہا کہ کہا پیسہ دے دو، کہا گیا پیسہ دے دو ستم پیسہ مانگ

بذریز اور الیس بی سی اے افران کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ جس الیس بی سی اے کے بندے نے پیسے لیے ہیں اس کے خلاف بھی مقدمہ درج کرائیں، عدالت نے مزید اسفار کیا کہ جب بذریگ کا نقشہ منظور نہیں ہوا تو توڑی کیوں نہیں؟ عدالت میں موجود عامر کمال جعفری ڈاکٹر یکٹر ایس بی سی اے سینڈل نے کہا کہ عمارت توڑے کے لیے جاتے ہیں تو نہ احت ہوتی ہے،



SB-62 G(shops)+M9+4
Sectors.5D
Surjani Town



SR-49 G(shops)+4
Sectors.5-C
Surjani Town



رپورٹ طلب کرنی۔
غیر قانونی تعمیرات کے حوالے سے آج کل سندھ ہائی کورٹ کا ڈبل پیچ جس ندیم اختر کی سربراہی میں ایس بی بی اے کے کرپٹ افسران اور بلڈرز کے خلاف زبردست احکامات دے رہا ہے تو وسری طرف ڈسٹرکٹ ویسٹ میں علاقے سرجانی ٹاؤن، گلڈاپ ٹاؤن، مانگوپیر اور اورگی ٹاؤن غیر قانونی تعمیرات میں آئے دن اشک ایکس چینچ کا بھی ریکارڈ توزنے میں لگے ہوئے ہیں۔ روزانہ ارض نیوز کو موصول ایک



ارض نیوز کے سروے کے مطابق اس وقت صرف سرجانی ٹاؤن میں دس ارب سے زائد مالیت کی غیر قانونی تعمیرات پر کام ہو رہا ہے جبکہ ڈسٹرکٹ ویسٹ میں مزید علاقے جس میں گلشن معابر، اسکم 45، تیسر ٹاؤن، مانگوپیر اور اورگی ٹاؤن میں بھی سیکڑوں کی تعداد میں غیر قانونی تعمیرات اپنے جوبن پر ہیں اور یہ غیر قانونی تعمیرات دراصل ڈسٹرکٹ ویسٹ کے افسران یعنی ڈائریکٹر آصف رضوی، ذپی ڈائریکٹر عارف زادی اور ایس بی ماہدی کی زیرگرانی سے کم کر رہے ہیں اور اس ٹرائیکا کواں کے عوض کروڑوں روپے مالاں کی آمدنی ہو رہی ہے جس میں میونے طور پر ڈی جی ایس بی بی اے سے لے کر سٹم کا ہر بندہ نوٹیس سے اشناز کر رہا ہے۔

ارض نیوز کو موصول سرجانی ٹاؤن میں ہونے والی کمرشل پلاٹوں پر تعمیرات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے



سروے کے مطابق صرف سرجانی ٹاؤن میں اس وقت 200 سے زائد غیر قانونی تعمیرات ہو رہی ہیں جس میں 80 سے زائد کمرشل پلاٹوں پر غیر قانونی منازل سمیت تعمیرات خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری ہے اور جس ادارے کا کام دراصل غیر قانونی تعمیرات کے خلاف کارروائی کرنا اور تعمیرات کو قواعد ضوابط میں لانا ہے وہ ہی اس وقت غیر قانونی تعمیرات کا سب سے بڑا سرپرست اور سہولت کا رہنا ہوا ہے۔

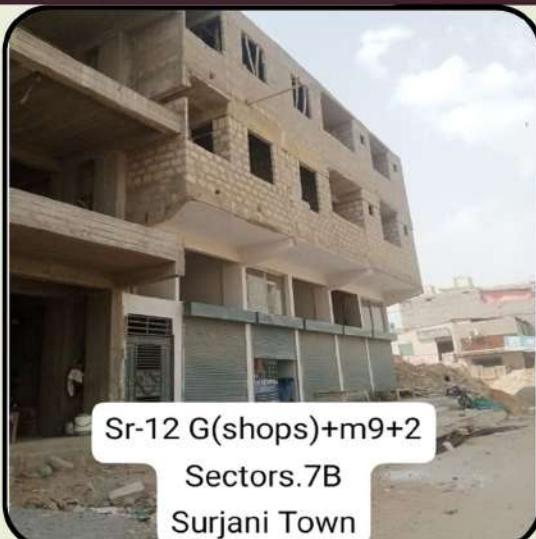


جس ندیم اختر نے سوال کیا کہ جب مراجحت ہوتی ہے تو پھر کیا کرتے ہیں؟ عامر کمال نے سوال کدم اور جواب چتا کے مصداق کہا کہ ہم نے مکینوں کو عمارت خالی کرنے کا نوش دے دیا ہے، جگل بن گیا ہے، ایس بی بی اے میں جو لوگ بیٹھے ہیں وہ خود نہیں چاہتے غیر قانونی تعمیرات کے خلاف کارروائی ہو، عدالت نے ناظم آبادی ون 4/9 میں غیر قانونی فلور مسما کر کے 15 جو روکے





SB-62 G(shops)M9 +4
Sectors.4D
Surjani Town



Sr-12 G(shops)+m9+2
Sectors.7B
Surjani Town



SB-64,59 Besment
Sectors.4D
Surjani Town

تو انہیں کے مطابق اس میں ہونے والی خلاف ورزیوں کی بھرپور نتیجہ کی ہے، اس حوالے سے ارض نیوز نے تغیراتی قانون کے ماہر ندیم احمد جمال ایڈوکیٹ سے رابطہ کر کے تفصیلات معلوم کیں تو انہوں نے اینٹی کرپشن میں جمع کرائی گئی فہرست کی کاپی بھی فراہم کی اور بتایا کہ سنده بلڈنگ کنٹرول انتخابی کام علی پیپلز پارٹی کی حکومت میں قائم سسٹم کو ایک نیک برقرار رکھا ہوا ہے صرف پھرے تبدیل ہوئے ہیں لیکن سسٹم کے نام پر غیر قانونی عمارت کی تغیرات سے کروڑوں اور اربوں روپے جمع کرنے کا سلسلہ بالکل اسی طرح جاری ہے۔

انٹی کرپشن میں جمع کرائی گئی اپنی درخواست کے حوالے سے ندیم احمد جمال ایڈوکیٹ نے بتایا کہ انٹی کرپشن اسٹیشنیٹ سنده کے کرپٹ حکام و اہلکاروں کے خلاف اکتوبری کرنے کا مجاز ہے، انہوں نے کہا کہ Sindh & Enquiries Sindh Corruption-Anti & 1992-Act Establishment 1993-Rules میں یہ بات صراحت سے بتا دی گئی ہے۔ انہوں نے اس سے متعلق سنده ہائی کورٹ کے ایک فیصلہ جو ہی پی نمبر D-6163 میں جسٹس اقبال کھاؤڑو پر مشتمل ڈویزن بچنے دیا اس کا حوالہ بھی دیا کہ جس میں جمیشناون کے ایسی بیسی اے افران انٹی کرپشن کی اکتوبری سے بچنے کے لیے عدالت گئے لیکن عدالت نے ان کی استدعا کو ستر دکرو دیا اور ان کے خلاف اکتوبری کے حوالے سے حکم اقتدار دینے سے انکار کر دیا۔

ندیم احمد جمال ایڈوکیٹ نے بتایا کہ ڈسٹرکٹ ویسٹ میں انہوں نے 64 کمرشل پلاٹوں پر



Sr-41 G(shops)+M9
Sectors.7A
Surjani Town



Sr-19 G(shops)+M9+3
Sectors.7B
Surjani Town



SB-41,42 benquet
Sectors.5D
Surjani Town



Sr-43 G(shops)+1
Sectors.5-D
Surjani Town

یہاں تمام پلاٹوں کے ایئر لیس اور ولکیشن لکھدیں ارض نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ گڈاپ ناؤں میں غیر کمپلیکٹ جمع کرنا قانونی تغیرات کے ماسٹر مانیٹر ڈائریکٹر آصف رضوی، ڈپٹی ڈائریکٹر عارف زادہ اور ایس بی آئی میٹشمن اس کمپلیکٹ ماجد کے خلاف 64 کمرشل پلاٹوں پر ہونے والی میں صرف سرجانی غیر قانونی تغیرات اور اضافی منزلوں کی اجازت تاؤن میں ہونے دینے پر تغیراتی قانون کے ماہر ندیم احمد جمال

پیش نہ کر سکیں اور شکایت میں درج
الزامات کا موثر جواب نہ دے سکیں
تو یہ اپنے آگوڑی ان کے خلاف
ایف آئی آر اور بعد ازاں گرفتاری کا
موجب بھی بنے گی۔

ندیم احمد جمال ایڈوکیٹ نے مزید
 بتایا کہ اگر ان شہروں کے باوجود
امنی کرپشن ان پسے فرائض کی
بجا آری میں ناکام ہو جاتی ہے تو
ان کے خلاف امنی کرپشن کوڑ
میں دفعہ 200 سی آر پی سی کے
تحت درخواست دائر کر کے امنی
کرپشن حکام سمیت مدعای علیہ



SB-17 Besment
Le Grand
Sectors.5D
Surjani Town

استدعا کی گئی ہے کہ ان
افران کے خلاف غیر قانونی
تغیرات کی سرپرستی اور اربوں
روپے مالیت کی غیر قانونی
جانشیدہ تغیر کرنے پر ان کے
خلاف امنی کرپشن
املاکشیفت کے قواعد و ضوابط
Sindh & Enquiries
Corruption-Anti Establishment
& 1992-A ct
1993-Rules کیسیں
ہونے والی غیر قانونی تغیرات کے خلاف تصاویر 9 کے مطابق وہ مذکورہ کرپٹ افران کو طلب
کر کے دی گئی شکایت کے حوالے سے متعلقہ
اور تغیراتی خلاف ورزیوں پر مبنی شواہد کے ساتھ اپنی
درخواست جمع کرائی ہے اور اس درخواست میں
پلاٹوں کے نقشے اور دیگر کاغذات منگوا کر کیس کی
کرپٹ افران کو قانون کے کھرے میں لایا
جائزہ رپورٹ بنانے کا پابند ہیں اور اگر متعلقہ
جائزہ گاہاں انصاف خود اپنارہستہ بنائے گا
سرکاری افران اس بارے میں قابل توجیہہ ریکارڈ



SR-24 G(shops)+m9+3+4th
floor on Sectors.7B
Surjani Town

قانونی مسائل کا حل

فیملی، وراثت، جائیداد، کرمنل اور سول کیسز
میں مشاورت اور معاونت کے لیے رابطہ کریں



کرم ایسوسی ایٹس
0332-2106386 / 0321-9245247

اسرائیل حماس عارضی جنگ بندی، مستقل حل ناگزیر



اسرائیل نے فلسطینی مسلمانوں پر جس قدر ظلم ڈھایا ہے تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی

اسرائیل نے نبہتے فلسطینیوں کا لہو بھانے کے بعد جنگ بندی کا اعلان کیا تھا، جس پر فلسطینیوں نے جشن منایا اور اسرائیل نے جشن منانے والے شہریوں پر ہی حملہ کر کے بیٹا بیٹ کر دیا کہ اس کے کسی اعلان یا معاملہ پر لینیں نہیں کرنا چاہیے۔ اس سے قبل کہ دوبارہ ایسی کوئی صورتحال پیش آئے، عالمی اداروں کو تحرک ہونا ہو گا۔ سب سے پہلے تو اسلامی ممالک اس کیلئے اپنے بھرپور کروار ادا کریں اور مل جل کر اس مسئلے پر ایک لائحہ عمل ترتیب دیں اور مشترک طور پر اقوام متحدہ پر دباؤ ڈالیں کہ وہ فلسطین کے مسئلے کو پہنچانی بینا دوں پر حل کرائے اور فلسطینیوں کو آزادی دلا کر ایک آزاد و خوب مقاری ریاست بنانے میں ان کی مدد کرے۔ اپنے امن دستے فلسطین میں تعینات کر جے جن میں اسلامی ممالک کے فوجیوں کی تعداد زیادہ ہو، جو دہان کے پڑاہ حال شہریوں کی بھالی کا اختیام کریں۔ ان کی رہائش، کھانا اور علاج معاملے کا خیال رکھیں اور اسرائیل کو دوبارہ حملہ کرنے سے باز رکھیں۔

اس پر اسرائیل نے فلسطینی مسلمانوں پر جس قدر ظلم ڈھایا ہے تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی اور امت مسلمہ نے جس قدر بے حدی کا ثبوت دیا ہے تاریخ میں اس کی بھی مثال نہیں ملتی۔ یہ امت مسلمہ کے عیاش حکراں کیلئے خطرے کی لکھنی ہے جسے محوس کرنے کی ضرورت ہے۔ کم از کم اب ہی تحد ہو جائیں اور مسئلہ فلسطین کا کوئی حل نکالیں کیونکہ

چاہیے۔ ایک ایک مقام پر پڑی سیکڑوں کی تعداد کیسیں فلسطین میں معمول پرچھنے والا جو نہیں ہے۔ بھی کسی سورما کا دل نہیں پکھلا، کیونکہ وہ امریکا یا برطانیہ سے تعلق تو نہیں رکھتے کہ عالمی ادارے ان پر ترس کھا کر انہیں بچانے کی کوشش کرتے۔ وہ تو فلسطین کے مسلمان بچے ہیں، جن کی دنیا میں کوئی حیثیت نہیں۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر عالمی برادری کو ہوش کے ناخن لینے چاہیں اور مسئلہ

پھر جنگ بندی ہو گئی۔ پھر جب دوبارہ ان کا جی چاہتا ہے تو وہ اسی طرح عوام پر بمباری شروع کر دیتے ہیں۔ انہیں کوئی پوچھنے والا جو نہیں ہے۔ اس چار روزہ جنگ بندی کے دوران بھی ان پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا، کبھی وقت ان کی ورنگی فلسطینیوں پر بہت زیادہ ظلم کر رہا ہے۔ ہزاروں فلسطینی شہید اور رُخی ہو چکے ہیں۔ کئی عمر تین، مکانات، تعلیمی ادارے اور اسپتال جاہ ہو چکے ہیں۔ زخمیوں کے علاج کا کوئی انتظام نہیں۔ بہت سے لوگ بے گھر ہو چکے ہیں، جن کیلئے رہائش ایک مسئلہ بن چکی ہے۔

اسرائیل نے اتنے مظالم کے بعد جنگ بندی کا اعلان کیا لیکن صرف چار روز کیلئے۔ خراس سے بھی اسلامی دنیا میں خوشی کی لہر دوڑ گئی جبکہ اسرائیل کے سارے گناہ دھل گئے۔ عالمی ادارے اور رہنمای بتائیں کہ کیا اسرائیل کے اس جنگ بندی کے عارضی اعلان سے فلسطین میں ہونے والے نقصان کی تلفی ہو جائے گی؟ کیا ہزاروں کی تعداد میں مارے گئے فلسطینیوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی؟ اس کے علاوہ جو نقصانات ہوئے ان کا کیا ہو گا؟ ان کا ازالہ کون کرے گا؟ یا صرف جنگ بندی کا اعلان ہی ہر رخصم کا مرہم ہے۔

یہ بہت اچھی بات ہے کہ جنگ بندی ہو گئی ہے، کم از کم چند روز مزید نقصان تو نہیں ہو گا۔ لیکن یہ جنگ بندی بھی عارضی ہے کیونکہ اس سے قبل بھی کئی بار اسرائیل نے فلسطینیوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا اور



فلسطین کا مستقل حل نکالنا چاہیے۔

کرن پڑتا ہے لیکن اسرائیل بھی یہ نہیں کرے۔ فروخت اسرائیل کا جنگ بندی کا قتل عام کرے، اسے کوئی روکنے تو نہیں۔ بہر حال جنگ بندی تو مزید کیا ستم ڈھایا ہے۔ مزید کتنا عارضی ہے، یہ مسئلہ مستقل حل چاہتا ہے۔ مزید کتنا عرصہ فلسطینی اسی طرح اسرائیل کے ہاتھوں بیغوال بے رہیں گے؟ اب تو عالمی برادری کو ترس کھایا



عالمی روپیوں سے ثابت ہو رہا ہے کہ انسانی حقوق کے نعرے محض نعرے ہیں، عملًا کچھ نہیں

انسانی حقوق کی دعویداری اور علاقائی تظییموں اور اسی طرح انسانی حقوق کے اپنے تینیں رکھواں ممالک کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا ذکر کریں

سے کہہ ارض کو کسی کھاتی کے کنارے دھکلیں، کروڑوں انسانوں کے بجگوں، جلاوطنی، تسلی کشی اور قتل عام کا سامنا کرنے نے پیدائشی طور پر حاصل کردہ انسانی حق کو عالمی برادری کی جانب سے تسلیم کیے جانے اور اسے تحفظ میں لینے کا موقع فراہم کیا۔ عصر حاضر میں اگر وسیع پیارے کی جگہیں نہیں ہو رہیں تو بھی عراق اور شام کی طرح کے کئی ایک ممالک میں جہز پوں اور تصادم کے دوران واضح طور پر حقوق انسانی کو پاؤں تلنے روندھے جانے کے خلاف اقوام متحده اور دیگر عالمی تظییں اپنی آوازیں پہنچ کر رہے ہوئے ان کا سد باب کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ہماری دیرینہ تمنا ہے کہ چاہے دنیا کے کسی مقام پر بھی کیوں نہ ہو جہز پوں اور دہشت گردی سے رومنا ہونے والی انسانی حقوق کی پامالی کا جلد از جلد خاتمه ہو۔

دوسری جگہ عظیم کے بعد دنیا میں انسانی حقوق کی صورت حال دیکھتے ہوئے اقوام متحده نے تمام مذاہب میں دیے جانے والے حقوق اکٹھے کیے اور اس بنیاد پر 1948ء میں 30 نکالی انسانی

میں جنگ بندی کے لیے سلامتی کوںل کی قرارداد یعنی آج سے 68 برس قبل دس ڈسمبر کو ہر برس حقوق انسانی کے دن کے طور پر منائے دس ڈسمبر 1948ء کو اقوام متحده نے انسانی حقوق کا جانے کی منظوری دی تھی۔ ترکی نے سن 1949 کے عالمی زیر اعظم انوار الحلق نے انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر اپنے بیان میں کہا کہ پاکستان، بھارت کے غیر قانونی زیر قبضہ جمیں و کشمیر میں انسانی حقوق کی علیحدگی خلاف ورزیوں کے خاتمے کے اپنے مطالبے اور بھارت کے ظلم، قبضے اور جر کے خلاف کشمیری عوام کی منصافانہ بدو جہد کی اخلاقی، سفارتی اور سیاسی حمایت جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کرتا ہے۔



دنیا بھر میں انسانی حقوق کا عالمی دن منایا گیا اور انسانی حقوق کی جمیکن ہونے کی دعویداری اور علاقائی تظییموں اور اسی طرح انسانی حقوق کے اپنے تینیں رکھواں ممالک کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا ذکر کریں، نہیں قراردادی منظور کی گئیں اور انسانی حقوق کی پاسداری کے عهد کی تجدید کی گئی، مگر گزشتہ سات دہائیوں سے انسانی حقوق سے محروم کشمیری اور فلسطینی عوام کی ایک شوئی کے لیے بھی انسانی حقوق کے کسی عالمی فورم پر آواز اٹھتی نہیں کیوں کیا۔ جس سے انسانی حقوق کے حامل تربی نو انسانوں کے آزادو مساوی ہونے کے مقصود منائے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ تمام تر بینی نو انسانوں کے آزادو مساوی ہونے کے حوالے سے دنیا کے دہرے معیار کا بخوبی متعارف کی جیل کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اقوام دوسری جگہ عظیم کے دوران جوں کے چنگل میں چھپنے والے ڈیکشنریز کی جانب اندمازہ لگایا جا سکتا ہے، گزشتہ روز امریکا نے غزوہ

پاکستان میں سبز انقلاب کی اہمیت و ضرورت

محکمہ جنگلات مقامی آب و ہوا کے مطابق درخت لگانے میں کاشتکاروں کو مدد فراہم کرے۔ سبز انقلاب کے ذریعے پاکستان دنیا کی غذا کا مرکز بن سکتا ہے۔

غرباً 20 فٹ کے فاصلے پر درخت لگائے جاتے کاشتکاروں نے تھاں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر کھیت ہیں، جن کی تعداد ایک میلہ میں کم از کم 40 ہوتی اور آندھی کی شدت کو کم کرنے میں معاون ٹھابت ہے۔ درخت لگاتے ہوئے الیکٹرو چک کا بھی خیال رکھنا چاہیے، جس کیلئے متعلقہ حکومت کے ہو سکتے ہیں۔ درختوں کی بڑی نہ صرف آبی آلوہی میں کسی کا سبب ہوتی ہیں بلکہ زمینی کشاؤ کو روک کر زمین کی زرخیزی کو بھی محفوظ رکھتی ہے۔ چونکہ زمین کی زرخیزی کو بھی محفوظ رکھتی ہے۔ اپنا گزر برسر کر رہا تھا لیکن مہنگائی کے اس دور میں درخت پرندوں کی آماجگاہ ہوتے ہیں اس لیے یہ کیکر کی ایسی اقسام بھی لگائی جا سکتی ہیں جو زیادہ باسیوں ایجاد کرنے کا باعث بھی بننے ہیں۔ آر گینگ فارمنگ میں پرندوں کو خصوصی اہمیت سایدیارہ ہوں اور زیری سے نشوونما کیں۔ بچل حاصل ہے، کیوں کہ یہ فضلوں کو تھانہ پہنچانے صرف موئی بچلوں سے لطف اندوں کے بھی جیکل کشڑوں میں مدد و اعلاء کیزدروں کے ”بائیوجیکل کشڑوں“ میں مدد اضافی آمد فی بھی کام کسکتے ہیں۔

ہمارے سماں میں ایسا طرح درختوں کے پتے اور پرندوں کا فضلہ بھی زمین میں قدرتی کھاد کا فائدہ دینا ہے۔ اگر فضل کے ساتھ درخت بھی لگادیے جائیں تو ضرورت پڑنے پر درخت تجھ کر قائم حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح درخت لگانے کا رواج عام ہو رہا ہے۔

زرعی شجر کاری میں ہمیں چند باتوں کا خیال رکھنا ہے۔ ہماری آب و ہوا نئم، یکائن اور سو باغنا کیلئے بہترین شمارہ ہوتی ہے، جنہیں کھتوں کے کشاروں پر بھی لگایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح امتناس اور ارجمن بھی ایسے درخت ہیں جن کی پھلیاں، پتے اور مقامی احوال سے مطابقت رکھتے ہوں۔ تیزی سے بڑھنے والے اور ایسے درختوں کو تجھ دینی چاہیے جن کیلئے اضافی محنت کی ضرورت نہ ہو۔ ایسے درخت نہ لگائیں جن کا سایہ زیادہ ہو بلکہ سیدھے استعمال ہوتے ہیں۔

آبادی میں اضافے کی وجہ سے لکڑی کی مانگ میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے، کیوں کہ فرنچر، کھیلوں کا سامان اور کاغذ انڈھی سڑی کا زیادہ تر اخسار جنگلات پر ہے۔ آج بھی پاکستان کے 28 فیصد لوگ بھی نہ

کھاد، اپرے وغیرہ کی بڑھتی ہوئی قیمتیوں کو ہم

سبز انقلاب کے ذریعے پاکستان دنیا کی غذا کا مرکز بن سکتا ہے۔

رجہ کامران

حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں جہاں متعدد

واقعات بیان ہوئے، وہیں انسان کو اپنی غذا کے انتظام اور اضرار کو بہتر بنانے کا سبق بھی ہے۔ انسان کس طرح خوشحالی کے دونوں میں، جب غذا کی فراوانی ہو، غلہ بچ کرے اور پھر کس طرح قحط کے ایام میں اس غلے کی تقسیم کی جائے۔ یوسف علیہ السلام نے انسانی تاریخ میں پہلی مرتبہ گندم کو بہتر انتظام کے ذریعے ساتھ میں مختلف اقسام کے درخت بھی لگائے جاتے ہیں۔

غذائی ضروریات کیلئے پورا کیا۔

انسانی تاریخ میں شہری زندگی کے مقابلے میں دینی زندگی کی بہت اہمیت رہی ہے۔ غذائی اجنب ادیہ میں پیدا ہوتی اور شہروں میں استعمال ہوتی۔ مگر تیزی سے تبدیل ہوتے حالات اور جدید طرز زندگی کی وجہ سے 2007ء میں ایک انقلابی تبدیلی آئی، جس میں شہری آبادی نے انسانی تاریخ میں پہلی مرتبہ دینی کو پیچھے چھوڑ دیا اور شہروں میں رہنے والوں کی تعداد دینی ابادی سے بڑھ گئی۔

کسان ہمارے ملک کا وہ طبقہ ہے جس کے مسائل دن بدن بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اپنے حالات کی بہتری کیلئے کسان حکومت کی مدد سے کسی محجزے کا انتظار کر سکتا ہے یا خود آگے بڑھ کر اپنی کاشتکاری کو زیادہ فائدہ مند ہا سکتا ہے۔ چونکہ حق،

ایڈز کا عالمی دن

کمیونٹیز کی قیادت ایڈز کی روک تھام میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

اقوام متحدہ کے ادارہ برائے صحت کا کہنا ہے کہ ایڈز کا مرض دنیا بھر میں صحت کا ایسا مسئلہ ہے جس سے اب تک ساڑھے تین کروڑ افراد متاثر ہو چکے ہیں۔

کردو دوائیں پی لیں جو وہ بچ رہا تھا اور تم پہنچ کر واپس لوئے کہاب ہمیں ایچ آئی وی سے نجات مل پہنچ ہے۔

اس کے بعد انہوں نے اس مرض کی منتقلی کو روکنے والی دوا (امینی ریزو ایڈز) لینی بند کر دی جس سے پھر ان کا فتحی نظام کمزور ہو گیا جس کے نتیجے میں وہ جلدی بیمار یوں اور خوبیا میں جتنا ہو گئیں۔

ان کا دارالریتو لیجنی خون میں ایچ آئی وی کی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ انھیں ڈاکٹرنے بتایا کہ اگر انھیں کوئی اور نیکشن ہو تو اس سے وہ اپنی جان سے بھی باہم ڈھونکتی ہیں۔

اب ان پر ایک بات واضح ہو گئی کہ وہ جعلی معافی بس ایک فرزاد تھا۔

لیکن متعدد امراض کی ڈاکٹر اور اٹریٹشنس ایڈز سوسائٹی کی صدر ڈاکٹر ادیبہ قمر الزمان کے مطابق ایچ آئی وی کے علاج سے متعلق بڑا دعویٰ عامم ہے۔

فی الحال ایچ آئی وی کی کوئی نیکیں یا علاج موجود نہیں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس دائرے سے صحت یاب ہونے والے لوگوں کے بارے میں حال یہ کہ انہیں سے امیدیں ضرور بڑھ گئی ہیں۔ روایاں میں ارجمندان میں ایک خاتون تاریخ کی دوسری ایسی شخصیت بن گئی ہیں جو بظاہر اپنے مدافعتی نظام کے ذریعے ایچ آئی وی سے صحت یاب ہو پہنچی ہیں۔

سلسلہ روکنا پڑا تھا۔ ان کے مطابق میں نے اپنی

زندگی کی 20 سے 30 سال خوف میں گزارے۔

ایچ آئی وی کے علاج کا دعویٰ اب بھی کیا جاتا ہے کہ اب برطانیہ میں تتمہ پاول اس بیماری کے بارے میں کم ہی سوچتے ہیں، سوائے دن میں ایک گولی لینے پیدائش سے ہی ایچ آئی وی میں بدلنا چیز لیکن ان اور سال میں دوبار اپنے ڈاکٹر سے ملنے کے۔

شایان جیشل

کمیونٹیز کی قیادت ایڈز کی روک تھام میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

کمیونٹیز کا عالمی دن منایا جاتا ہے اور اسال دیں، "فتبخ کیا گیا ہے۔ کراچی میں بھی کم دببر کو اسی عنوان کے تحت جمع کی صبح 10 بجے سی ویو پر ایک آگاہی و اک کا اہتمام کیا گیا ہے۔

ایڈز کے عالمی دن سے پہلے ہی یو این ایڈز Lead Communities کے اسی زیریں دنیا بھر کی حکومتوں سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ ایڈز کے خاتمے کے لیے جگہ کی قیادت کرنے کے لیے دنیا بھر میں مخلص طبقہ کی کمیونٹیز کی طاقت کو استعمال کریں۔ UNAIDS کی ایک ترقی رپورٹ کمیونٹیز کے اہم کردار کو ظاہر کرتی ہے، جبکہ یہ رپورٹ میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ کس طرح کم فنڈنگ اور نقصان دہ رکاوٹیں ان کی زندگی بچانے کے کام کو روک رہی ہیں اور ایڈز کے خاتمے میں رکاوٹ ہیں۔

آخری بار جب پال تھورن نے اپنے والدین کو دیکھا تو انہوں نے انہیں کے خوف سے وہ برتن پھینک دیے جس میں انہوں نے کھانا کھایا تھا۔

جب سن 1988 میں پال تھورن میں ایچ آئی وی کی تشخیص ہوئی تو انہیں بطور ترس اپنی تربیت کا



ایچ آئی وی کا شکاریے لوگ جو علاج بھی کرواتے وہ محض 13 سال کی تھیں۔

وہ ایک ٹوپر معمول کی زندگی سے لطف انداز ہیں، وہ ایک طور پر معمول کی زندگی کے تجزیے میں ایک مقامی شخص کے پاس پہنچتی تھیں جس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ جو دوسریں اور ان کی ماں کے پلیٹ میں کھائیں گے تو اس سے اس مرض کی ایچ آئی وی کا علاج کر سکتا ہے۔

ایچ آئی وی کا علاج ہو چکے ہیں۔ ان کے مطابق ہم نے وہ جری بونیوں سے تیار

خدمات کے استعمال کے امکانات کو دنگا کرنے، متاثرہ افراد کی تعداد اس سے کئی لگا زیادہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں ایڈز جیسی بیماریوں کی اور لوگوں میں خاظنی اشیا کے سلسلہ استعمال میں کم گناہ اضافہ کر رہے ہیں۔ ان پروگراموں کی خاص بات یہ ہے کہ افراد یہاں سے مفت میں رازداری سطح پر ایڈز کی شیخاخت کے نیٹ بھی نہیں کرائے جاتے۔ ایڈز کی سطح کی راہ میں حائل سب سے اہم کے ساتھ ایڈز کی تشخیص کا نیٹ اور ادویہ حاصل کر سکتے ہیں۔ کراچی میں کام کرنے والی دو این اجت کر سکتے ہیں۔ کراچی میں کام کرنے والی دو این اجت اوز بطور خاص قابل تلاش ہیں، جن میں سے ایک

ایڈز کو 2030 تک محنت عامد کے خطرے کے طور تقریباً سات لاکھ افراد ایڈز سے متعلقہ بیماریوں سے بہلا ک ہوئے جو کہ وائرس کے علاج نہ ہونے کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ پاک تھوڑون کا خیال ہے کہ نوجوان لوگ اسے بڑھوں کی صحتک ایک بیماری کے طور پر دیکھتے ہیں، جس کے بارے میں ٹیرس ہیکنیس ٹرست کے ایان گرین نے اس پر بات کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں میں عام طور پر کم بیداری ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ایچ آئی وی ماڈی کی کوئی چیز ہے۔ ایں ایسا غصہ نہیں ہوں جسے ایچ آئی وی ہو جاتا ہے، جبکہ انہیں مناسب طریقے سے ضرورت ہے، جبکہ انہیں کمیونٹیز کو لیڈروں کے وسائل فراہم کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اکثر فیصلہ سازوں کی طرف سے کمیونٹیز کو لیڈروں کے طور پر پہچانے جانے اور ان کی حمایت کرنے کے بجائے ایں ایڈز کے مطابق دنیا بھر میں ایچ آئی وی میں ایڈز کو صرف ہم ٹھنپ پرست مردوں کو متاثر کرنے والی بیماری کے طور پر دیکھتے ہیں۔

جس طرح نوجوان لوگ اسے بڑھے شخص کی بیماری کے طور پر دیکھتے ہیں، بہت سے لوگ اس وائرس کو صرف ہم ٹھنپ پرست مردوں کو متاثر کرنے والی بیماری کے طور پر دیکھتے ہیں۔

خیراتی ادارے "فرنٹ لائن ایڈز" کی کرشنین سٹی گلگنگ کے مطابق دنیا بھر میں ایچ آئی وی میں اہتمام اور لذائیڈز کے موقع پر لندن میں شروع کی گئی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح کمیونٹیز یہ عالمی سطح پر تو یہ عمر کی خواتین کا سب سے بڑا قاتل ہے۔ لیکن چند خواتین جن سے انہوں نے بات کی وہ اپنے خطرے سے آگاہ ہیں۔ اس کے ساتھ مشغول ہوتا ایک بہت اہم ڈینا میں مدد کی، جس کے نتیجے میں HIV سے سب سے پرانگ ہے کیونکہ جو خواتین اس عمر کے گروپ میں زیادہ متاثرہ ممالک میں 1995 میں علاج کی ہیں اور وہ خواتین جو حاملہ ہوتا چاہتی ہیں انہیں غیر لگات 25,000 امریکی ڈالر فی شخص سے 70 امریکی ڈالر سے بھی کم ہو گئی۔



ایڈز کیا ہے اور اس کا پھیلاوہ کیسے ہوتا ہے، اس

اگرچہ بہت بڑی پیش رفت ہوئی ہے مگر غلط مفہوم اس کے باوجود پوری دنیا سمیت پاکستان میں بھی ایڈز کے مریضوں کی تعداد میں بہتر با اضافہ کے بغیر چھوڑ سکتی ہیں۔

اس امر میں کوئی بیک نہیں کہ فرنٹ لائن پر موجود ٹھنپ بکھری ہوئی مخفف کمیونٹیز کو اگر حکومتوں اور لوگوں کی تعداد ہے۔ ایڈز جیسی مہلک بیماری سے

رہنے والا ایک شخص جو اپنی ریڑو وائز تھراپی حاصل کرتا ہے اور اس نے تقابل شاخت حاصل کیا ہے۔ کم از کم 6 ماہ تک ان کے خون میں وائز لودو، غیر محفوظ بھی ملٹاپ کے دوران بھی عملی طور پر کسی جنسی سماں کو وائز منتقل نہیں کر سکتے۔ پی ای پی (پوسٹ ایمپووزر پر فیلکس) پوسٹ

اپنے خاندان کے اندر جنسی صحت کے بارے میں سکھ لے اور ایماندار ایبلٹ کو فروغ دیں۔ باقاعدگی سے ٹینٹنگ: خاندانی ممبران کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اچھے آئی وی اور دیگر بیماریوں کے زیادہ خطرے میں باقاعدگی سے ٹینٹ کروائیں۔

ماں سے بچے میں منتقلی کی روک تھام: اگر خاندان کا کوئی فرد حامل ہے اور اچھے آئی وی کے ساتھ رہ رہا ہے، تو یہ ضروری ہے کہ مناسب طبی دیکھ بھال حاصل کی جائے اور تجویز کر دے اپنی ریڑو وائز تھراپی (اے آرٹی) پر عمل کیا جائے تاکہ بچے میں وائس کی منتقلی کے خطرے کو کم کیا جاسکے۔

سوئی کی خفاظت: اگر خاندان کے افراد بھی مقاصد کیلئے سوئیاں استعمال کرتے ہیں، جیسے کہ انسوئین کے الجشن، تو یقین پائیں کہ وہ سوئیوں کو صحیح طریقے سے سنبھالنے اور نکلنے کے لیے محفوظ میں، 3 دن کے اندر، وائس کے مکانے نماش کے بعد دیا جانا چاہیے۔ محفوظ ضابطے کے مطابق، تمام اپتاولوں کو ان صورتوں کیلئے اپنی ریڑو وائز ادویات کا ذخیرہ رکھنا چاہیے۔ تاہم، اگر آپ کو متعدد امراض کے پیش والے اپتاول تک رسائی حاصل ہے، تو یہ مشورہ دیا جائے گا کہ آپ دورہ کریں اور ڈاکٹر سے اپنے کیس پر بات کریں۔ اگر ڈاکٹر کو یقین ہے کہ آپ کیلئے پوچھلک تھراپی لینے کی کوئی وجہ ہے، تو اپتاول مفت میں دواوں کا علاج فراہم کرے گا۔

پری ای پی (پری ایمپووزر پر فیلکس): یہ ایک گولی کے ساتھ علاج ہے جو عام طور پر روزانہ لی جاتی ہے اور تقریباً 99% نیصد کی کامیابی کی شرح کے ساتھ اچھے آئی وی سے حفاظت کرتی ہے۔ یہ ان لوگوں کے ذریعہ لیا جاتا ہے جو اچھے آئی وی ختنی ہیں، ان کے فنی رہنے کیلئے۔ PrEP ای قسم کی ایک اپنی ریڑو وائز دوا ہے جو اچھے آئی وی پاز یو لوگوں کو ان کے علاج کے حصے کے طور پر دی جاتی ہے۔ اگر PrEP حاصل کرنے والے شخص کو اچھے آئی وی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو وائس کی جسم کے خلیوں میں وائس کے دال ہونے اور اس کی لف کو روکیں گی۔ یہ جسم میں HIV کی تھیب کو روکتا ہے، اس طرح PrEP لینے والے شخص کو HIV سے روکتا ہے۔ یہ دنیا بھر کے کئی ممالک بنیوال پاکستان میں بھی دستیاب ہے۔

جلد کا پھٹنا اور موڑھوں کی حسابت شامل ہیں۔ مدفعتی نظام کو معمولی نقصان۔ ایلز: مدفعتی نظام کا کوئی دفاع نہیں ہے۔ نیکشن علاج کے بغیر، اچھے آئی وی نیکشن تقریباً 10 سال کے اندر ایلز تک پہنچ جاتا ہے۔ اچھے آئی وی اور ایلز اچھے آئی وی کیسے منتقل ہوتا ہے؟



میں فرق یہ ہے کہ اچھے آئی وی ایک وائس ہے جو آپ کے مدفعتی نظام کو کمزور کرتا ہے۔ ایلز ایک اسکی حالت ہے جو اچھے آئی وی نیکشن کے نتیجے سے گزیر کریں جو خون کے ساتھ رابطہ میں آسکتی ہیں، جیسے استریاٹھ برش۔ اچھے آئی وی کی منتقلی کے درمرے راستے: اچھے آئی وی نیکشن سے دو لیٹے وقت الجشن کا اشتراک یعنی دوسروں کا استعمال شدہ الجشن کا استعمال اگر آپ اچھے آئی وی سے متاثر نہیں ہیں تو آپ کو ایلز نہیں ہو سکتا۔

اچھے آئی وی کا علاج کیا ہے؟

اچھے آئی وی ہونے والے لوگوں کو دی جانے والی اپنی ریڑو وائز تھراپی وائس کو جسم میں بڑھنے سے روکتی ہے۔ یہ آئیں عام آبادی کے مقابله زندگی کے معیار اور متوقع عمر سے لطف انداز ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم، علاج مناسب طریقے سے اور ڈاکٹر کی مگرائی کے تحت کیا جانا چاہیے۔

نیکشن کے مرحل

اچھے آئی وی نیکشن کی مرحل سے گرتا ہے، ہر ایک کی خصوصیات مختلف طبی خصوصیات اور مدفعتی نظام پر پڑتی ہے۔ اچھے آئی وی نیکشن کے مرحل

درجن ڈائل ہیں:

بنیادی نیکشن: علامات شدید فلوجی ہوتی ہیں، عام طور پر وائس کے سامنے آنے کے 2-4 فتحے بعد۔ وہ صرف 50 نیصد معاملات میں ظاہر ہوتے ہیں۔

اچھے آئی وی کی منتقلی کو کم کرنے کیلئے احتیاطی اقدامات ضروری ہیں۔ یہاں کچھ اہم روک تھام کے اقدامات ہیں: اچھے آئی وی کی منتقلی کے نتیجے اسے مراد سبائی سائنسی اصطلاح ہے جو ہر اس چیزوں کے بدلتی ہے جس کے بارے میں ہم سوچتے تھے کہ ہم HIV کے بارے میں جانتے تھے اور وائس کیسے منتقل ہوتا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ HIV کے ساتھ

طبی طریقے استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ علماتی: علامات میں رات کو پیسہ آتا، تو انہی کی کمی،



خواتین ووٹ کے حق سے محروم کیوں ہیں؟ لوگ خواتین کے گھروں سے باہر نکلنے کو اچھا نہیں سمجھتے۔

کراچی میں بھی مردوں کی غیرت اور ان کی وجہ سے خواتین ووٹ کے بنیادی حق سے محروم ہیں۔

عثمانی (مرحوم) کہا کرتے تھے کہ ووٹ ایک امانت ہے، الہذا ہر مرد و مورث کو چاہیے کہ اسے امانت سمجھ کر جسے وہ بہتر سمجھتے ہیں، والیں کریں اور ساتھ ہی میکنزم بن جائے جس میں تمام خواتین آسانی سے ووٹ کا سٹ کر سکیں تو انتخابات مزید موثر ہو جائیں گے۔

خواتین کے ووٹ کا سٹ کرنے کے شرعی احکامات سے متعلق جمیعت علمائے اسلام ضلع ملیر کے بجز سیکر پیری مولانا اجمل شاہ شیرازی نے بتایا کہ

اسلام نے خواتین کو ووٹ دینے کا پو راحت دیا ہے اور نہ صرف مردوں بلکہ عورتوں پر لازم ہے کہ وہ ووٹ کا حق ادا کریں کیوں کہ یہ ان کی شرعی ذمے داری ہے۔

ووٹ سے متعلق سابق مفتی عظیم اعظم پاکستان مفتی شفیع ہے کیوں کہ شریعت میں عورت کے ووٹ کی

ہیں؟ یہ کہنا ہے کراچی کے حلقہ این اے 37 ملیر کی رہائش خاتون مریم بی بی کا، جو گزشتہ کئی انتخابات میں اپنا حق رائے دہی استعمال نہیں پاکستان کے قبائل اور پسمندہ علاقوں کی طرح کر سکیں۔



کراچی میں بھی مردوں کی غیرت اور ان کی وجہ سے خواتین کے بنیادی حق سے محروم ہیں۔ ملکی اس محرومی کے پیچے کی عوامل کافر میں، جن کا احاطہ ہم آج کی اس تحریر میں کریں گے۔

”مردوں کو اس وقت خواتین کی عزت کا خیال کیلئے مصیبت بن جاتی ہے۔“ مریم بی نے مطالبہ کیا کہ خواتین کیلئے کام کرنے والی مختلف ایں جی کو نہ کریں پرستیتے ہیں؛ جب ان کی غیرت کہاں اور خود ایکشن کمیشن کو بھی ایسا لائچ عمل بنانا چاہیے اور خود مسائل کیلئے ان کی نیلی کو درد کی ٹھوکریں کھانا پڑتی



کے دران ایک عورت بھی گھر میں نہیں بُٹھتی اور سب ووٹ کا سٹ کرنے جاتی ہیں لیکن ان کیلے باقاعدہ پر دے کا ماحول بنایا جاتا ہے اور ہر عورت کو گھر سے پر دے میں ووٹ کا سٹ کرنے کیلئے لے جایا جاتا ہے، جس کی ذمے داری کا قصین اس حلقے سے انتخاب لڑنے والے تمام امیدوار انتخاب

جاتے جس ماحول میں خواتین کی پرائیویٹی یا پھر پر وہ قائم رہتے ہوئے وہ اپنا بیویادی حق ادا کر سکتیں۔ انہوں نے بتایا کہ مختلف قبائلی اضلاع اور یہاں تک کہ اندر وون سندھ اور پنجاب کے دیہی علاقوں میں بھی عورت کے ووٹ ڈالنے پر پابندی لگاتی جاتی ہے اور اس کام کیلئے اس حق کی تمام سیاسی بھائیتیں منتفق بھی ہو جاتی ہیں لیکن ہمارے آبائی سے پہلے ہی اعلان کیا گی۔

کرنے اپنے آبائی علاقے جاتے ہیں کیوں کہ ان کا تعلق ایک سیاسی خاندان سے ہے، لہذا ہمارے آبائی گاؤں میں ایک ووٹ بھی پیشی ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ بلدیاتی انتخابات میں میرے کریز کو صرف 10 ووٹوں سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میں قیم ہیں لیکن ان کا ووٹ اپنے آبائی علاقے میں ہی رسمیڑا ہے۔ کراچی میں رہائش کے باوجود خواتین کے ووٹ کا سٹ کرنے سے متعلق انہوں نے کہا کہ خواتین کو ووٹ ڈالنا چاہیے لیکن بد قسمی حلقہ میں آپ کو ایک مختلف مشال مل گئی۔ بُخت نیز کہا ہے کہ ان کے آبائی علاقے میں انتخابات نہیں کے بتایا کہ وہ ہر انتخابات میں صرف ووٹ کا سٹ

خوش قسمتی، کی علامت کروڑوں روپے مالیت والی سوا، مچھلی، جس نے کراچی کے ماہی گیروں کو لکھ پتی بنا دیا



کھلے سمندر میں شکار کے دوران جاں میں چھٹے والی گولڈن سوا مچھلی نے ابراہیم حیدری کے ماہی گیروں کی چاندی کردی، راتوں رات کروڑ پتی بن گئے، سوا مچھلی کا ایک بلیڈر (پوتا) ہیرے جوہرات کے مول بکتا ہے۔

ابراہیم حیدری کے ماہی گیروں بلوچ کی کراچی کے کھلے سمندر کے شکار پر موجود لاجج کے عمل کے باوجود 7 کروڑ کی سوا مچھلی

آگئی، اتنی بڑی مقدار میں سوا مچھلی کے شکار سے ماہی گیروں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، منوں وزنی مچھلی 70 کروڑ میں کراچی فرش پار برپروخت کر دی گئی۔

ماہی گیروں کے مطابق سوا مچھلی کے پیٹ سے نکلنے والے چوبی نما پوٹے سے جراحی میں استعمال ہونے والا دھاگہ بنتا ہے، جو ماہی گیروں کے لیے آسان ہدف ہوتا ہے۔

چھلی کے بعض روایتی ادویات میں بھی سوا کے چیزیں کیا جاتی ہیں۔

پوٹے کے استعمال کا حوالہ ملتا ہے جس میں جوڑوں کے درد سمیت دیگر ادویات شامل ہیں، ڈبلیوڈبلیو ایف کے مطابق سوا مچھلی کے پوٹے سے آپریشن کا دھاگہ تیار ہونے میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

کراچی کے ماہی گیروں نے 18 کروڑ روپے مالیت کی 10 نٹ سوا مچھلی کا شکار کیا ہے۔ اس قسمی مالیت کی 25 ماہی گیراتوں رات لکھ پتی چھلی کے شکار سے ہوئی، کہاں کہاں ہے کہ اس مچھلی کے میکنے ہونے کی وجہ سے ایک بن گئے ہیں۔

یہ بلیڈر قائم مچھلیوں میں ہوتے ہیں لیکن کروڑ میں چھوڑے موٹے اور تدرست ہوتے ہیں۔

مہران شاہ کے مطابق جو بھی شکار ہوتا ہے اس کا پوٹے کی چینی روایتی کھانوں میں بڑی اہمیت ہے۔ اس کے علاوہ یہ شان و شوکت کی بھی عکاسی کرتے کرتیں، اس میں سوار ماہی گیروں کے راشن سمیت دیگر خرچ نکال کر جو رقم پیشی ہے اس میں سے ہر ماہی گیر کو حصہ ملتا ہے اور سوا مچھلی کے شکار کی زیب وزینت کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔